سراجیوو کی ۲۶ سالہ کیتھولک خاتون، ڈیانا ہیروس نے بتایا کہ وہ اپنے دو سالہ بچے کو لے کر مسلمانوں کے ساتھ کروشیا میں پناہ گزین ہو گئی تھیں اور پھر ان ہی کے ساتھ پاکستان آ گئی ہیں۔ ڈیانا ہیروس نے بتایا کہ وہ ۱۳ مہینے بوسنیائی مسلمانوں کے ساتھ رہی ہیں اور اُن سے اپنے خاندان کی طرح محبت کرتی ہیں۔ پاکستان کی بات نہیں یہ لوگ دُنیا میں جہاں کہیں بھی جائیں گے، وہ اُن کے ساتھ رہیں گی، کیوں کہ یہی لوگ اُن کا خاندان ہیں۔

ڈیانا ہیروس کے خاوند سراجیوو ٹیلی وژن میں کام کرتے ہیں اور دیگر رشتہ داروں کے ہمراہ سراجیوو میں مقیم ہیں۔ ڈیانا ہیروس کا کہنا ہے کہ اُن پر اتنے مظالم ڈھائے گئے ہیں کہ الفاظ میں اُن کا اظہار نہیں ہو سکتا تاہم اب وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہیں۔" (روز نامہ پاکستان" لاہور، ۲۳ جون ۱۹۹۳ء)

انتخابات (اکتوبر ۱۹۹۳ء) کے اعلان پر مسیحی برادری کا ایک ردِ عمل

[اکتوبر ۱۹۹۳ء کے انتخابات کا اعلان ہوتے ہی مسیحی رسائل و جرائد نے ایک دفعہ پھر طریقِ انتخاب کو موضوعِ بحث بنایا ہے اور جداگانہ طریقِ انتخاب کی مخالفت کی ہے۔ یہ بات اپنے طور پر دلچسپ ہے کہ جداگانہ طریقِ انتخاب کی مخالفت کرنے والے جانتے ہیں کہ ان کی برادری کے سیاسی رہنما موجودہ طریقِ انتخاب کے تحت نہ صرف انتخاب میں حصّہ لیں گے بلکہ برادری کی اکثریت اپنے نمائندے منتخب کرنے میں شریک ہو گی۔ مدیر "شاداب" (لاہور) کے الفاظ میں " نام نہاد سیاست دان آج بھی جداگانہ طریقِ انتخاب کے اندھے کنوئیں میں کودنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ ان مٹھی بھر مفاد پرستوں کو اپنی نشست سے غرض ہے، اس کے لیے وہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں جن میں سرمایہ اور کمیونٹی کا مفاد دونوں شامل ہیں۔" (پندرہ روزہ "شاداب" لاہور، ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء)

مسیحی سیاسی رہنماؤں میں سے بعض جداگانہ طریقِ انتخاب کے حق میں بیانات دیتے رہے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح مسیحی برادری اپنے حقیقی نمائندے چُن سکتی ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈبلیو۔ ہربرٹ (سابق اقلیتی رکن قومی اسمبلی پاکستان) یہی رائے رکھتے ہیں (دیکھیے: پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور ۔ ۱۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۱۹) بشپ الیگزینڈر جان ملک جداگانہ طریقِ انتخاب کی تائید نہیں کرتے مگر ان کے الفاظ میں یہ بات بھی ہے کہ "مشترکہ طریقِ انتخاب میں ہمارا کوئی امیدوار چاہے کتنا ہی اچھا اور قابل کیوں نہ ہو وہ آگے نہیں آ سکتا اور اس کے مقابلے میں کوئی بھی ان پڑھ شخص کامیاب ہو جائے گا۔" (روزنامہ "پاکستان"، لاہور ۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۹۱ء)

اس اختلافی صورت حال میں کاتھولک کلیسیا کی لاہور ڈایوسیس کے بشپ ریورنڈ آرمانڈو ٹرینڈاڈ نے جداگانہ طریقِ انتخاب کی مخالفت کی ہے۔ پندرہ روزہ "شاداب" (لاہور) نے ان کی پریس کانفرنس کی حسبِ ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔ مدیر]

کاتھولک کلیسیا لاہور ڈایوسیس کے بشپ تقدس ماب آرمانڈو ٹرینڈاڈ نے --- جداگانہ طریقِ انتخاب کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے اس کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جلد ہی اپنی ڈایوسیس کے تمام فادر صاحبان، سسٹرز، کیٹی کیٹسٹوں اور عامتہ المومنین کے نام ہدایت جاری کر رہا ہوں کہ وہ آئندہ انتخابات کے دوران، اگر وہ جداگانہ طریقِ انتخاب کی بنیاد پر منعقد ہو رہے ہوں تو ان کا مکمل طور پر بائیکاٹ کیا جائے۔ ان میں میری ڈایوسیس کا کوئی فرد کسی طرح بھی کوئی حصہ نہیں لے گا۔ انہوں نے کہا کہ جداگانہ طریقِ انتخاب نے ہمیں --- قومی سیاست کے دھارے سے نکال باہر کیا ہے لہٰذا اس کی منسوخی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بیس سال قبل کاتھولک چرچ کے انگریزی جریدہ "کرسچن وائس" کی ادارت کے زمانے میں ایک اداریہ لکھا تھا کہ جداگانہ طریقِ انتخاب ہمارے لیے ایک سیاسی برائی اور انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگا اور آج میرا یہ اندیشہ درست ثابت ہوا ہے۔ ہمیں مخلوط انتخابات چاہییں، خواہ اس کے لیے ہمیں کیسی ہی کیوں نہ قربانی دینی پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے عوام کو اس کے لیے تیار کرنا ہوگا۔ میں نہیں مانتا کہ مسیحی عوام کی اکثریت جداگانہ طریقِ انتخاب کے حق میں ہے۔ مجھے جے - سالک [سابق] رکنِ اسمبلی کی رائے سے اتفاق ہے کہ مسیحی عوام جداگانہ طریقِ انتخاب کو مسترد کر چکے ہیں اور اس کے نقصانات سے کماحقہ واقف ہو چکے ہیں لہٰذا وہ ریفرنڈم ہو یا انتخاب ہر صورت میں جداگانہ طریقِ انتخاب کو مسترد کر دیں گے۔ (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء)

یورپ

بلغاریہ: آرتھوڈکس مسیحیت کی جانب مسلمان آبادی کی رغبت

جنوبی بلغاریہ کے علاقہ کردزالی میں Baptist Movement for Christianity [بپٹسٹ تحریک برائے مسیحیت] تبشیری کام میں مصروف ہے۔ اِس کا دعویٰ ہے کہ گزشتہ تین برسوں میں پچاس ہزار سے زائد مسلمانوں نے آرتھوڈکس مسیحیت کے دامن میں پناہ لی ہے۔ اِس تنظیم